سب رہایش پذیر ہیں تو وہ ایک دوسرے کے مال باطل طریقے سے نہیں کھا رہے۔ سب اپنا اپنا حصہ استعمال کر رہے ہیں۔ بڑے بھائی بہن اگر چھوٹوں اور ان کی والدہ کے لیے مکان چھوڑنے کے لیے تیار ہوں تو وہ اپنے حصے کی قیمت اُدھار کرلیں۔ بعد میں جب چھوٹے ادایگی کے قابل ہوجائیں گے تو ان کے حصے کی قیمت ادا کرلیں گے۔ اگر مکان کی بناوٹ ایسی ہے کہ سب کو حصص وراثت کے مطابق حصے کر کے دیے جاسکتے ہوں کہ ہر ایک کو اتنی جگہ مل جائے جتنی اس کا حصہ بنتی ہے تو فوری طور پر بھی تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ اور اگر ایسا نہ ہوسکے تو سب مشترکہ ملکیت سمجھ کر مشترکہ رہایش اختیار کرسکتے ہیں۔ فوری تقسیم اسی صورت میں ہے جب فوری تقسیم ممکن ہو۔ (ع - م)

شادی کے موقع پر سلامی کی رسم

س: جب لڑکے کی شادی ہوتی ہے تو بارات سے کچھ دیر پہلے یا ایک دن پہلے لڑکے کو دولھا بنا کر بٹھا دیا جاتا ہے اور تمام احباب اُسے سلامیاں ڈالتے ہیں یا تحائف دیتے ہیں اور نکاح کے بعد لڑکی والے دولھا کو اپنے گھر میں لے جاتے ہیں جہاں دُلھن کی بہنیں اور دوسری قریبی رشتہ دار خواتین دولھا کو سلامی ڈالتے ہیں۔ قرآن و سنت کی روشنی میں کیا یہ چیز جائز ہے؟ کیا یہ کوئی ہندووانہ رسم تو نہیں ہے؟ حضور اکرمؐ کے زمانے میں کیا ایسا ہوتا تھا؟ کیا صحابہ کرامؓ اور تابعین سے ایسا کرنا ثابت ہے؟

ج: لڑکے کو دولھا بنانا جائز ہے، اسے ہدیہ دینا بھی جائز ہے لیکن سلامی وغیرہ نام رکھنا مناسب نہیں ہے اور اس کو ایسا رواج دینا کہ ضروری سمجھا جائے اور لوگ مجبوراً رواج کی بنیاد پر اپنے اُوپر بوجھ ڈال کر ہدیے اور تحائف دیں مناسب نہیں ہے۔ نیز لڑکے کو غیر محرم خواتین کے مجمع میں لے جانا اور اسے سلامیاں دینا مکروہ ہے۔ بس سادگی کو ہر پہلو سے سادہ ہونا چاہیے۔

اسی طرح دلھن کو بھی غیر محرم مردوں کے مجمع میں لے جانا مکروہ ہے۔ یہ زائد قسم کی رسمیں ہیں۔ ان کا تعلّق صحابہ، تابعین اور سلف صالحین کے زمانہ سے نہیں۔ اس قسم کے معاملات میں ہر دور میں اپنے اپنے رواج جائز ہوسکتے ہیں بشرطیکہ شریعت کی حدود سے تجاوز نہ ہو، غیر محرم مرد و زن کا اختلاط نہ ہو، کسی پر مالی دباؤ نہ ہو وغیرہ، جیسے کہ تفصیلاً ذکر آگیا ہے۔ (ع - م)